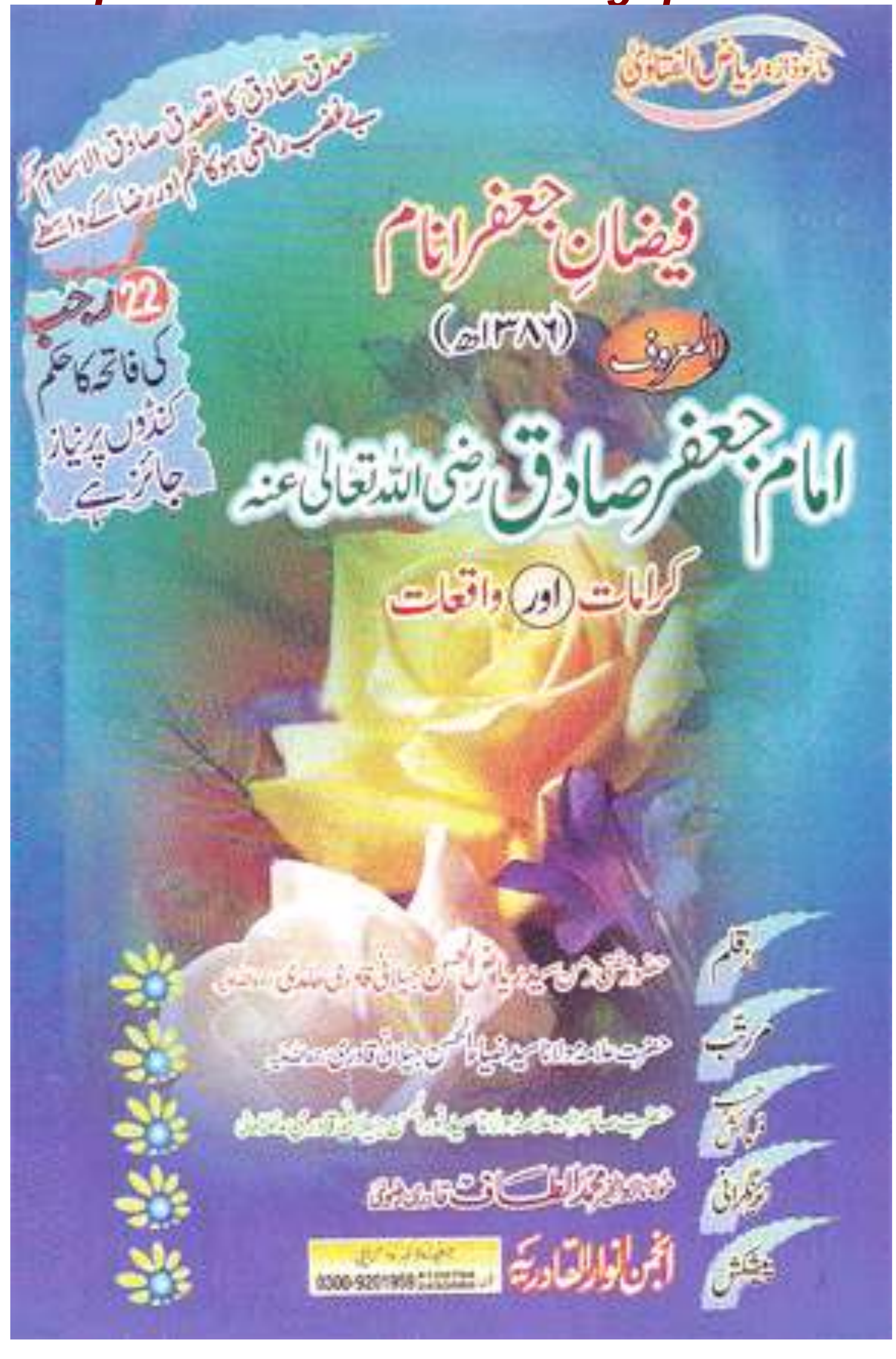

فیضانِ جعفرانام
المعروف
(۱۳۸۶ھ)
امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کرامات اور واقعات
22 رجب
کی فاتحہ کا حکم
کنڈوں پر نیاز
جائز ہے
بقلم
مرتب
زیر نگرانی
پیشکش
انجمن انوار القادریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّدنا محمد الصادق الامین

وعلیٰ آلہٖ وصحبہ وابنہ وحزبہ وذریتہ اجمعین الیٰ یوم الدین آمین

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نامی جعفر اور کنیت ابو عبد اللہ اور ابو اسماعیل ہے القاب آپ کے بے شمار ہیں جن میں سے مشہور ترین لقب صادق ہے۔ (شواہد النبوۃ مصنفہ حضرت عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ، صفحہ ۱۸۶)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت مقدسہ ربیع الاوّل کی ۱۳، ۱۷ یا ۱۸ تاریخ پیر کے دن سن ۸۰ یا ۸۳ ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ (مراۃ الکونین مطبوعہ نولکشور لکھنؤ، صفحہ ۵۹۔ تفریح الاذکیاء، جلد دوم، صفحہ ۵۶۲۔ شواہد النبوۃ، صفحہ ۱۸۶)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پدری سلسلہ نسب چھٹی پشت میں حضور صادق الامین سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے واصل ہوتا ہے مثلاً امام صادق ابن امام باقر ابن امام زین العابدین ابن امام حسین ابن امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شوہر سیّدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت سیّد الانبیاء سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

آپ کا مادری سلسلہ نسب پانچویں پشت میں حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے خواہ آپ کی والدہ ماجدہ کا پدری سلسلہ شمار کیا جائے خواہ مادری مثلاً امام صادق ابن ام فروہ بنت قاسم ابن محمد ابن امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا امام صادق بن فروہ بنت اسماء بنت عبد الرحمٰن ابن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اسی لئے امام صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے:

لقد ولدنی ابو بکر مرتین (شواہد، ص ۱۸۶)

میری خاندان ابو بکر میں دوبار ولادت ہوئی۔

سبحان اللہ خود صادق، نانا صدیق اور جد اعلیٰ صادق الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا علم

آپ شریعت کے معلم اور طریقت کے امام اور ائمہ شریعت و طریقت کے استاد ہیں، اِمامُنا وسیدنا حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان ابن ثابت کوفی و حضرت امام مالک و حضرت یحیٰ ابن سعید و حضرت ابن جریح و حضرت سفیان ثوری و حضرت سفیان ابن عینیہ و حضرت شعبہ و حضرت ابو ایوب سختیانی وغیر ہم رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین آپ کے حلقہ تلامذہ میں شامل ہیں۔ (الصواعق المحرقہ مصنفہ حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ص۱۹۹۔ اسماء الرجال ملحق مشکوٰۃ شریف مطبوعہ نظامی دہلی، ص ۲۔ تفریح الاذکیاء، ج ۲ ص ۵۶۲)

آپ ائمہ اہل بیت میں سے چھٹے امام ہیں

ائمہ اہل بیت کے اسمائے گرامی یہ ہیں

(۱) حضرت علی مرتضیٰ (۲) حضرت امام حسن (۳) حضرت امام حسین (۴) حضرت امام زین العابدین (۵) حضرت امام باقر (۶) حضرت امام جعفر صادق (۷) امام موسیٰ کاظم (۸) حضرت امام علی رضا (ان ہی کو امام ضامن کہا جاتا ہے۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت، ج ۳ ص ۴۲) (۹) حضرت امام محمد جواد (۱۰) حضرت امام علی عسکری (۱۱) حضرت امام محمد حسن الخالص (۱۲) حضرت امام محمد ابو القاسم رضی اللہ تعالٰی عنہم (شواہد النبوۃ، ص ۱۵۹ تا ۲۱۶۔ تفریح الاذکیاء، ص ۵۶۱ تا ۵۷۰)

کتاب جفر جو آپ کے علوم و اسرار کی حامل ہے آپ ہی کی تصنیف لطیف ہے [اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا کہ "جفر سے جو جواب نکلے گا ضرور حق ہو گا کہ یہ علم اولیائے کرام کا ہے اہل بیت عظام کا ہے امیر المومنین علی مرتضیٰ کا ہے رضی اللہ عنہم"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جفر کے بانی اوّل مولائے کائنات رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں کتاب جفر میں شاید امام صادق نے اسے مشروح و مبسوط فرمایا ہو واللہ تعالٰی اعلم] آپ کا ارشاد ہے ہمیں ما کان و ما یکون (جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ آئندہ ہو گا) کا علم سکھایا گیا ہے ہمارے قلوب پر الہام ہوتا ہے اور ملائکہ کی باتیں ہم سنتے ہیں البتہ ملائکہ کو دیکھتے نہیں اور ہمارے پاس جفر احمر ہے جس میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسلحہ ہیں اور ہمارے پاس جفر ابیض ہے جس میں تورات، انجیل، زبور اور قرآن کے نسخے ہیں اور ہمارے پاس مصحفِ فاطمہ ہے جس میں قیامت تک ہونے والے حوادث و اسماء کا بیان ہے اور ہمارے پاس کتاب جامعہ ہے جس کا طول ستر ۷۰ ہاتھ ہے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اسے لکھوایا اور مولائے کائنات رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تحریر فرمائی خدا کی قسم لوگ قیامت تک اس کے محتاج ہیں۔ (شواہد، ص ۱۸۷)

کتاب جفر اور جامع کی جامعیت کا یہاں سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت امام علی رضا جو آپ کے پوتے ہیں انہیں جب مامون الرشید نے اپنا ولی عہد بنانا چاہا تو آپ نے انکار فرمایا بعد اصرار بسیار جب نوبت وعید و تہدید تک پہنچی اکراہاً قبول فرمایا اور اس باب میں ایک فصل تحریر فرمائی اس کے آخر میں ارشاد فرمایا: الجفر والجامعه يد لان على ضد ذالك ..... کتاب جفر اور جامع اس کے خلاف پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مامون کے عہد حیات ہی میں خدا نا ترسوں نے انگور و انار میں آپ کو زہر دیا (جس کی پیش گوئی بھی آپ خود ہی فرما چکے تھے) جس کے اثر سے امام صادق کے اس ماہ پارے نے شہادت پائی۔ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علی جدہ الکریم وعلیہم اجمعین۔ (شواہد، ص ۲۰۱۔ تفریح الاذکیاء، ج ۲ ص ۵۶۵)

امام صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بھی ارشاد ہے:

سلونی قبل ان تفقدونی فانه لا یحدثکم احد بعدی بمثل حدیثی (شواہد، ص ۱۸۷)

کہ مجھے کھونے سے پہلے مجھ سے پوچھ لو کہ میرے بعد تم سے میری طرح کوئی بھی حدیث بیان نہیں کرے گا۔

سبحان اللہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس وصیت اسی ارشاد امام کے اتباع کی حاصل ہے۔

"اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کیلئے کسی بندے کو کھڑا کرے گا مگر نہیں میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمھیں کیا بتائے اس لئے ان باتوں کو خوب سن لو حجت اللہ قائم ہو چکی ہے اب میں قبر سے اُٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہ آؤں گا۔۔۔الخ (وصایا شریف مطبوعہ پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۴)

- ہم اللہ کی وہ رسّی ہیں جس کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیتِ مقدسہ (پ۴، سورۂ آل عمران) میں ارشاد فرمایا: "اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑلو اور متفرق نہ ہو"۔ (صواعق محرقہ مطبوعہ مصر، ص۱۴۹)
- ایک بار سیّدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا، عاقل کون ہے؟ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی جو خیر اور شر میں تمیز کرے۔ فرمایا یہ تو جانوروں کو بھی حاصل ہے کہ پیار اور مار میں تمیز کرتے ہیں۔ امام اعظم نے عرض کی حضور ارشاد فرمائیں فرمایا عاقل وہ ہے جو دو خیروں میں خیر الخیر کو اپنائے اور دو شروں میں سے ہلکے شر کو پہچانے (مراۃ الکونین، ص۶۱) یعنی اگر مضطر ہو جائے تو ہلکے شر کو اختیار کرے جیسا کہ حدیث میں ارشاد فرمایا: من ابتلی ببلیتین فلیختر اسھلھما (مقاصد حسنہ، ص۱۹۰) جو دو بلاؤں میں مبتلا کر دیا جائے وہ سہل ترین بلا کو اختیار کرے۔
- آپ نے فرمایا جو کہے خدا کسی چیز پر ہے اور کسی چیز سے ہے وہ کاذب ہے۔ (مراۃ الکونین، ص۶۱)
- جو گناہ کہ ابتدا اس کی خوف سے ہو اور انتہا اس کی عذر (توبہ) پر ہو تو خدا تک پہنچاتا ہے اور جو عبادت کہ ابتدا اس کی امن (خدا سے بے خوفی) پر ہو اور انتہا اس کی غرور پر ہو وہ خدا سے دور کرتی ہے۔ اور فرمایا مطیع مغرور گنہگار ہے اور گنہگار باعذر (معترف گناہ) مطیع۔ اور فرمایا عبادت بے توبہ مفید نہیں کیونکہ رب نے توبہ کو عبادت پر مقدم رکھا ہے۔ التائبون العبدون (القرآن) توبہ کرنے والے اور عبادت کرنے والے۔ (مراۃ الکونین، ص۶۲)
- جس کا دشمن عقلمند ہو وہ آدمی نیک بخت ہے۔ (مراۃ الکونین) کہ عاقل ناجائز حرکت کر کے خود مبتلائے معاصی نہ ہو گا۔
- پانچ آدمیوں کی صحبت سے بچو: جھوٹا، احمق، بخیل، بد دل، فاسق۔ (مراۃ الکونین، ص۶۲)
- خدا کی دنیا میں بہشت بھی ہے اور دوزخ بھی، بہشت عافیت ہے اور دوزخ بلا۔ بہشت یہ ہے کہ اپنا کام خدا پر چھوڑ دو اور دوزخ یہ ہے کہ اپنا کام اپنے نفس پر چھوڑ دو۔ (مراۃ الکونین، ص۶۲)

- ایک بار حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا، اے سفیان جب خدا تمہیں نعمت عطا فرمائے اور تم اسے ہمیشہ باقی رکھنا چاہو تو اکثر حمد و شکر میں مشغول رہا کرو کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے "اگر تم شکر کروگے تو میں تمہیں زیادہ دونگا"۔ (القرآن) اور اگر رِزق میں تنگی پاؤ تو کثرت سے استغفار کیا کرو۔ ربّ کا فرمان ہے "اپنے ربّ سے استغفار کرو بیشک وہ غفار ہے تم پر آسمان سے بارش فرمائے گا"۔ (القرآن) اور جب کسی بادشاہ یا حاکم کے حکم سے رنج و غم لاحق ہو تو "لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" پڑھ لیا کرو اس لئے کہ یہ خوشی کی کنجی اور خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (تفریح الاذکیاء، ج ۲ ص ۵۶۲) حدیث شریف میں ارشاد فرمایا "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ نیز ارشاد فرمایا کہ "لا حول" ۹۹ بیماریوں کی دوا ہے جس میں سے سب سے آسان تر غم ہے۔ اور فرمایا "لا حول" پڑھنے والے پر تکلیف سے خلاصی ملنے کے ستر دروازے کھلتے ہیں ان تکالیف میں سب سے ہلکی فقیری ہے۔ (مشکوۃ شریف، ص ۱۷۰)
- ایک بار اپنے آزاد کردہ غلام ناقذ سے ارشاد فرمایا کہ جب تجھے کسی غرض و حاجت کی بنا پر عرضی لکھنی ہو تو اس کے سرے پر بلا سیاہی خالی قلم سے یہ لکھ دے حاجت روا ہو گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وعد اللہ الصابرین المخرج مما یکرھون والرزق
حیث لا یحتسبون جعلنا اللہ وایاکم من الذین لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

ناقذ کہتے ہیں کہ میں ایسا ہی کرتا تھا اور میری حاجت پوری ہوتی تھی۔ (تفریح الاذکیاء، ج ۲ ص ۲۵۳)

- ربیع کہتے ہیں کہ جب آپ خلیفہ منصور کے دربار میں تشریف لائے تو لبہائے مبارک جنبش کرتے ہوئے جس قدر جنبش میں زیادتی ہوتی اتنا ہی منصور کا غصہ کم ہوتا یہاں تک کہ وہ آپ کو اپنے پاس بٹھاتا اور آپ سے خوشنود ہوتا۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے امام سے دریافت کیا کہ حضور! منصور سب سے زیادہ آپ پر غضبناک تھا مگر آپ نے کیا پڑھا کہ اس کا غصہ مبدل بملاطفت ہو گیا؟ فرمایا میرے دادا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی یہ دعا:

یا عدتی عند شدتی و یا غوثی عند کربتی احرسنی
بعینک التی لا تنام و اکنفنی برکنک الذی لا یرام

ربیع کہتے ہیں کہ میں نے یہ دعا یاد کرلی اور جس سختی میں پڑھی آسان ہوئی۔ (شواہد النبوۃ، ص ۱۸۸)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انکسار

ایک بار آپ نے اپنے غلاموں سے فرمایا آؤ ایک دوسرے سے بیعت کریں اور عہد کریں کہ ہم میں سے جو بھی قیامت کے دن نجات پائے سب کی شفاعت کرے انہوں نے عرض کیا اے ابن رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! آپ کے دادا شفیع دو عالم ہیں آپ کو ہماری شفاعت کی کیا احتیاج؟ فرمایا مجھے اپنے اعمال سے شرم آتی ہے کہ قیامت کے دن دادا جان کو کیا منہ دکھاؤں۔

(مراۃ الکونین، ص ۶۰)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حق گوئی

ایک بار آپ خلیفہ منصور کے دربار میں رونق افروز تھے مکھیاں بار بار خلیفہ کے منہ پر بیٹھتی تھیں خلیفہ نے جھنجھلا کر کہا اے ابو عبداللہ (امام صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے) اللہ تعالیٰ نے مکھی کو کیوں پیدا کیا؟ آپ نے فرمایا کہ ظالموں اور مغروروں کو ذلیل کرے۔ (تفریح الاذکیاء، ج۲ ص ۵۶۲)

- خلیفہ منصور کے دربار میں افتراء پردازوں اور چغلخوروں نے حضرت امام صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یہ بہتان لگایا کہ وہ خلافت کے خلاف فتنہ اٹھانا اور خون ریزی کرنا چاہتے ہیں۔ منصور نے آپ کو بلایا اور دریافت کیا۔ فرمایا بخدا میں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی اگر تمہیں ایسی کوئی خبر ملی ہے تو کسی جھوٹے سے ملی ہے۔ منصور نے بدگو سے قسم اُٹھانے کو کہا اس نے یوں قسم شروع کر دی "قسم ہے اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں غیب و شہادت کا جاننے والا ہے" امام صادق نے خلیفہ سے کہا یوں نہیں میں اسے قسم دلاتا ہوں منصور نے کہا آپ تلقین فرمائیں آپ نے فرمایا یوں کہہ "برئت من حول اللہ وقوته والنجاة الی حولی وقوتی لقد فعل جعفر کذا و کذا وقال کذا و کذا" اللہ کی ضمانت سے ہٹ کر اپنے کرتوت کی آڑ لے کر کہتا ہوں کہ امام جعفر صادق نے ایسا ایسا کیا اور ایسا ایسا کہا پہلے تو اسے تامل ہوا پھر اسی طرح قسم کھا بیٹھا ابھی قسم تمام نہ ہوئی کہ گر ا اور مر گیا۔ منصور نے حکم دیا کہ اس کی ٹانگ گھسیٹ کر مجلس سے باہر پھینک دیا جائے اور امام صاحب سے عرض کیا کہ آپ اس سے پاک ہیں جو اس نے آپ کی نسبت بکا تھا۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے امام صاحب سے دریافت کیا کہ آپ نے اسے اسی طرح کیوں نہ قسم کھانے دی جس طرح اس نے شروع کی تھی؟ فرمایا جب کوئی شخص خدا کی عظمت بیان کرتا ہے تو عذابِ الٰہی موخر ہو جاتا ہے اس لئے میں نے اس طرح قسم دی کہ عذاب جلد پکڑ لے۔ (صواعق محرقہ، ص۱۹۹۔ شواہد النبوۃ، ص۱۸۸۔ تفریح الاذکیاء، ج۲ ص ۵۶۲)

- ایک بار منصور نے دربان سے کہا کہ جب امام میرے پاس تشریف لائیں تو میرے پاس پہنچنے سے پہلے ہی ان کا خاتمہ کر دے۔ ایک دن امام صاحب تشریف لائے اور منصور کے پاس تشریف فرما ہوئے منصور نے کسی بہانے سے دربان کو بلایا تاکہ وہ امام کو دیکھ جائے دربان آیا اور امام کو دیکھ گیا جب آپ تشریف لے گئے منصور دربان پر خفا ہوا اور کہا کہ میں نے تجھے کیا حکم دیا تھا؟ دربان نے قسم سے بیان کیا کہ میں نے صرف آپ کے پاس رونق افروز دیکھا اس کے علاوہ آتے جاتے دیکھا ہی نہیں۔ (شواہد النبوۃ، ص۱۸۸)

- داؤد عباسی نے امام صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام کو قتل کر دیا اور اس کا تمام مال و اسباب لے لیا امام اس کے پاس تشریف لے گئے اور چادر زمین پر بچھا دی اور اسے سرزنش کی پھر فرمایا میری بد دعا سے نہیں ڈرتا؟ اس نے ازراہِ تمسخر کہا مجھے اپنی بد دعا سے ڈراتے ہو؟ امام صاحب تشریف لے آئے تمام رات نماز میں گزاری وقتِ سحر بد دعا فرمائی اسی وقت خبر آئی کہ داؤد کو لوگوں نے مار ڈالا۔ (شواہد النبوۃ، ص۱۹۰)

- ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں مع اپنی کنیز کے مدینہ شریف حاضر ہوا رات کو اس کے ہمراہ شب باش ہوا صبح حمام کی جانب جا رہا تھا کہ ایک گروہ نظر آیا جو زیارتِ امام صادق کو جا رہا تھا میں بھی ساتھ ہو لیا کاشانہ امام پر پہنچے تو نگاہِ امام مجھ پر پڑی فرمایا "اے ابو بصیر! کیا تم نہیں جانتے کہ پیغمبروں اور ان کی اولاد کے گھر حالتِ جنابت میں نہیں جاتے؟ ابو بصیر نے عرض کی حضور یہ گروہ حاضر ہو رہا تھا میں ڈرا کہ مبادا دولتِ زیارت ہاتھ سے نکل جائے اب توبہ کرتا ہوں آئندہ ایسا نہ ہو گا۔

(شواہد النبوۃ، ص ۱۹۰)

- ایک شخص کو منصور نے قید کر دیا تھا اس کا ایک دوست عرفہ کے دن بعد نمازِ عصر امام سے ملاقی ہوا امام صاحب نے دریافت فرمایا تمہارا دوست رِہا ہوا یا نہیں؟ عرض کی نہیں۔ آپ نے دستِ دعا دراز فرمائے اور فرمایا خدا کی قسم وہ رِہا ہو گیا جب یہ شخص حج سے لوٹا تو اپنے دوست سے ملا اور پوچھا کہ تم کب رہا ہوئے اس نے کہا عرفہ کے دن عصر کے بعد۔

(شواہد النبوۃ، ص ۱۹۰)

- ایک شخص نے مکہ شریف میں ایک چادر خریدی اور تہیہ کیا کہ اسے باحتیاط رکھوں گا تا کہ میرے مرنے کے بعد کفن میں کام آئے جب عرفہ سے مزدلفہ پہنچا تو چادر کھو گئی بہت افسوس ہوا صبح مزدلفہ سے منٰی آیا اور مسجد خیف میں اقامت کی یکایک ایک شخص آیا اور کہنے لگا تمہیں امام صادق طلب فرماتے ہیں وہ وہاں پہنچا سلام عرض کی بیٹھا تو امام صاحب نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک چادر دوں کہ بعد موت وہ کفن میں کام آئے عرض کی ہاں اے امام میری چادر کھو گئی ہے غلام کو حکم فرمایا اس نے چادر حاضر کی بعینہٖ وہی چادر تھی جو کھو گئی تھی فرمایا یہ لو اور خدا کا شکر ادا کرو۔ (شواہد النبوۃ، ص ۱۹۰)

- ایک بار امام صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکہ مکرمہ میں کہیں تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک بڑھیا کو دیکھا کہ مع بچوں کے کھڑی ہے اور وہ اور بچے زار زار رو رہے ہیں پاس ہی ایک گائے مری پڑی تھی۔ امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رونے کا سبب دریافت فرمایا بڑھیا نے کہا میرے اور میرے بچوں کے معاش کا ذریعہ صرف یہی گائے تھی اب کیا ہو گا؟ فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ خدا اسے زندہ فرما دے؟ بڑھیا نے کہا اس مصیبت کے وقت تم میرا مذاق بناتے ہو؟ فرمایا نہیں مذاق نہیں دعا فرمائی گائے کو ٹھوکر لگائی اور آواز دی گائے تندرست و توانا چلتی پھرتی زندہ ہو کر کھڑی ہو گئی آپ لوگوں کے ہجوم میں چپکے سے تشریف لے گئے بڑھیا کو معلوم بھی نہ ہو سکا کہ کون تھے۔ (شواہد النبوۃ، ص ۱۹۰۔ مراۃ الکونین، ص ۶۰)

- ایک حاجی صاحب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں حج کو جارہاہوں یہ دس ہزار دِرہم لیجئے اور میرے لئے ایک مکان خرید لیجئے کہ بعد فراغ حج میں لوٹ کر مع اہل وعیال اس میں اقامت گزیں ہوں امام صاحب نے یہ تمام رقم راہِ خدا میں صَرف فرمادی جب حاجی صاحب لوٹے اور حاضرِ خدمت ہوئے تو فرمایا حاجی صاحب میں نے آپ کیلئے جنت میں مکان خرید لیا ہے جو ایک سمت سے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس سے ملتا ہے دوسری سمت سے مولائے کائنات شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شبستان معلّٰی سے ملتا ہے اور تیسری طرف امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس قصر سے اور چوتھی جانب سے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محل انور سے، یہ لو اس کا بیع نامہ۔ حاجی صاحب نے بیع نامہ کا کاغذ لیا اور گھر چلے گئے اہل خانہ کو وصیت کی میری وفات کے بعد میری قبر میں یہ کاغذ رکھ دینا جب حاجی صاحب کا وِصال ہوا حسبِ وصیت کاغذ قبر میں رکھ دیا گیا دوسرے دن وہی بیع نامہ کا کاغذ قبر کے اوپر رکھا ہوا ملا اس کی پشت پر لکھاہوا تھا امام صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ سبحان اللہ ۔ اللھم اجعلنا منھم۔
(شواہد النبوۃ، ص ۱۹۱۔ مراۃ الکونین، ص ۶۲)

- ایک حاجی صاحب نے درخواست پیش کی کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اتنا دے کہ میں بکثرت حج کروں۔ آپ نے دعا فرمائی الٰہی انہیں پچاس حج نصیب فرما چنانچہ انہوں نے پچاس حج بخیر وخوبی ادا کئے جب حجِ اکاون کی نوبت آئی راہ میں ایک دریا پر غسل کرنے لگے پانی کی اک موج آئی اور بہا کر لے گئی۔ (شواہد النبوۃ، ص ۱۹۲)

❖ حضرت امام صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا سیّدنا امام زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ ہشام نے شہید کرایا اور سولی دی ظالموں نے حضرت کو سولی پر چڑھاتے وقت روئے مبارک قبلہ کی طرف سے پھیر دیا تھا مگر بحکمِ الٰہی وہ لکڑی جس پر ظالموں نے حضرت کو سولی پر چڑھایا تھا قبلہ رُخ پھر گئی اور حضرت کا منہ قبلہ کی طرف ہو گیا اور ظلم شدید کہ یہ نعش مبارک کو دفن نہ ہونے دیا برسوں سولی پر ہی رہی ان برسوں میں بدن مبارک کے کپڑے گل گئے تھے قریب تھا کہ بے ستری ہو اللہ عزّوجل نے مکڑی کو حکم فرمایا اس نے جسم مبارک پر ایسا جال تان دیا کہ بجائے تہبند ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعض صالحین نے دیکھا کہ امام مظلوم زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سولی سے پشت اقدس لگائے کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ کچھ کیا جاتا ہے میرے بیٹوں کے ساتھ؟ جب ہشام مر گیا تب نعش مبارک دفن ہوئی۔ (فتاویٰ رضویہ مطبوعہ اہل سنت وجماعت بریلی شریف، ج ۲، ص ۵۰۱۔ اصح التواریخ مطبوعہ محمدن یونین پریس، ج ۱ ص ۷۷)

حکم ابن عباسی کلبی مردود نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر یہ شعر کہا تھا:

صلبنا لكم زيدا على جذع نخلة　　　ولم نر مهديا على الجذع يصلب

کہ ہم نے تمہارے زید کو کھجور کی لکڑی پر سولی دی اور ہم نے کسی ہدایت یافتہ کو کھجور کی لکڑی پر سولی دیئے جاتے نہ دیکھا۔

یہ ناپاک شعر حضرت امام صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے بے حد تکلیف دہ تھا بددعا فرمائی:

اللهم سلط عليه كلبا من كلابك

اے اللہ! اس پر اپنے کتوں میں سے کوئی ایک کتا مسلط فرمادے۔

ان ہی دِنوں بنی اُمیہ والوں نے کلبی مردود کو کوفہ بھیجا راستے میں ایک شیر نے (جو دربار خداوندی کا ایک ادنیٰ کتا ہے) اسے پھاڑ ڈالا اور اسطرح وہ واصل جہنم ہوا۔ حضرت امام صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یہ خبر ملی تو سجدۂ شکر فرمایا اور حمد کی کہ تمام تعریفیں اس خدائے قدوس کو جس نے ہم سے اپنا وعدہ وفا فرمایا۔ (اصح التواریخ، ج ۱ ص ۷۷۔ صواعق محرقہ، ص ۲۰۰۔ شواہد النبوۃ، ص ۱۹۲)

❖ ایک بار آپ تنہا تشریف لے جا رہے تھے اور زبان مبارک پر اللہ اللہ تھا ایک پراگندہ حال شخص آپ کے پیچھے ہو لیا اس نے اللہ اللہ کہنا شروع کیا امام نے فرمایا، یا اللہ کپڑے نہیں ہیں فوراً ایک ٹرے ظاہر ہوئی جس میں نہایت فاخرہ لباس تھا آپ نے زیب تن فرمایا اس شخص نے عرض کیا یا حضرت اللہ کہنے میں مَیں بھی آپ کا شریک تھا پرانے کپڑے مجھے دے دیجئے حضور کو اس کی یہ ادا پسند آئی پرانے کپڑے اس کو مرحمت فرمادیئے۔ (مراۃ الکونین، ص ۶۱)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق، سخاوت، سادگی

❖ ایک شخص کی اشرفیوں کی تھیلی گم ہوگئی وہ حضرت امام کے سر ہوگیا کہ تم نے لی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا اس میں کتنی اشرفیاں تھیں کہا ایک ہزار۔ آپ اسے دولت کدہ پر لے گئے ہزار اشرفیاں گن دیں پھر اس شخص کو اس کی گمی ہوئی تھیلی مل گئی وہ آپ کی ہزار اشرفیاں واپس لایا اور معذرت کی آپ نے ارشاد فرمایا ہم اہل بیت جو دے دیتے ہیں وہ واپس نہیں لیتے جاؤ لے جاؤ تمہیں دونوں مبارک ہوں اس نے لوگوں سے دریافت کیا یہ صاحب خلق نبوی کون ہیں؟ بتایا گیا کہ امام صادق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ وہ بے حد شرمندہ ہوا اور عطائے امام لے کر چلا گیا۔ (مراۃ الکونین، ص ۶۱)

حضرت امام کا صاف ستھرا نکھرا انا بھلا دے کر پھیرنے والا کہاں، یہ ہر گھن کی چیز سے پاک و منزہ ہے اسی مقدس گھرانے سے تو یہ آواز چار دانگ عالم میں پھیلی ہے کہ دے کر لینے والے کی مثال اس کتے کی سی ہے جو قے کرکے چاٹ لیتا ہے بری مثال ہمارے لئے نہیں الحدیث۔ (مشکوٰۃ شریف مطبوعہ نظامی دہلی، ص ۲۲۰)

❖ ایک بار ایک شخص نے آپ کو لباس فاخرہ میں دیکھا عرض کی "لیس هذا من بيتك" یہ لباس آپ کے گھرانے کا نہیں ہے آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کُرتے کے نیچے کیا، دیکھا کہ نیچے ٹاٹ کا لباس ہے جو ہاتھ میں خراش پیدا کرتا ہے اس نے تعجب سے پوچھا یہ کیا ہے فرمایا "هذا للخلق وهذا للحق" یہ مخلوق کیلئے ہے اور وہ خالق کیلئے۔

(مراۃ الکونین، ص ۶۰)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات

ایک قول یہ ہے کہ آپ کی وفات ماہِ شوال میں ہوئی۔ (تفریح الاذکیاء، ص ۵۶۳) لیکن اتفاق اس پر ہے کہ آپ کی وفات ماہِ رجب میں پیر کے دن ہوئی۔ (تفریح الاذکیاء، ج ۲ ص ۵۶۳۔ شواہد النبوۃ، ص ۱۸۷۔ مراۃ الکونین، ص ۶۲) تاریخ ۱۵/رجب تھی۔ (شواہد النبوۃ، ص ۱۸۷۔ مراۃ الکونین، ص ۶۲) سن وفات بعض کتابوں میں ۱۸۴ھ تحریر ہے (صواعق محرقہ، ص ۲۰۱) مگر جمہور کے نزدیک سن وفات ۱۴۸ھ ہے۔ (تفریح الاذکیاء، ج ۲ ص ۵۶۳۔ شواہد النبوۃ، ص ۱۸۷۔ مراۃ الکونین، ص ۵۹) تفریح الاذکیاء نیز خود صواعق محرقہ میں عمر شریف اڑسٹھ ۶۸ سال بیان کی گئی ہے اگر سن ۸۰ھ میں ولادتِ مقدسہ تسلیم کی جائے اور عمر شریف کے اڑسٹھ سال اس پر اضافہ کئے جائیں تو وہی ۱۴۸ھ سن وفات ٹھہرتا ہے۔ یہ بھی قول ہے کہ آپ کی وفات زہر کے اثر سے ہوئی۔ (صواعق، ص ۲۰۱۔ تفریح الاذکیاء، ج ۲ ص ۵۶۳) زہر آپ کو زمانہ منصور میں دیا گیا۔ (تفریح، ج ۲ ص ۵۶۳) مزارِ مقدس آپ کا جنت البقیع قبرستان مدینہ منورہ میں آپ کے والد ماجد امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے دادا، امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہے۔

(شواہد، ص ۱۸۷۔ صواعق، ص ۲۰۱۔ تفریح، ج ۲ ص ۵۶۳۔ مراۃ، ص ۶۲)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز ہمارے ملک میں ۲۲/ رجب المرجب کو ٹکیوں یا حلوہ پوری یا کھیر پوری وغیرہ پر ہوتی ہے تاریخ و طعام کا تعین، تعینِ شرعی نہیں بلکہ عادی و عرفی ہے نیاز کھیر پوری پر ہو یا کسی اور چیز پر تاریخ خواہ ۲۲ ہو خواہ تاریخِ وصال ۱۵ رجب کو نیاز بہر حال ہو جاتی ہے البتہ خاص یومِ وصال حصولِ برکات کا اعلیٰ ذریعہ ہے حضور سیّدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اولیائے کرام کی ارواحِ طیبہ کو ان کے وصال شریف کے دن قبور کریمہ کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے چنانچہ وہ وقت جو خاص وصال شریف کا ہے برکات کیلئے زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت مطبوعہ یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ، ح۳ص۴۶)

رہا یہ کہ ۲۲ تاریخ حضرت امام کی فرمودہ ہو یہ بھی غلط ہے کہ اس کا ماخذ داستانِ عجیب ہے اور اس میں جو حکایت ہے نہ اس کا کوئی حوالہ ہے نہ سند نہ اس کا کسی معتمد کتاب سے ثبوت نہ اہلِ علم نہ عالمانِ شریعت سے مسموع بلکہ عدم ثبوت کا ثبوت موجود، حضرت صدر الشریعۃ خاتم الفقہاء واستاذ العلماء مولانا امجد علی صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کونڈے کے متعلق ایک کتاب بھی ہے جس کا نام داستانِ عجیب ہے اس موقع پر بعض لوگ اس کو پڑھواتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں وہ نہ پڑھی جائے فاتحہ دِلا کر ایصالِ ثواب کریں۔ (بہارِ شریعت مطبوعہ رفاہ عام پریس آگرہ، حصہ ۱۶، صفحہ ۲۴۴) ایسا ہی بلکہ اس سے زیادہ سخت حضرت علامہ محمود الحسن صاحب زیدی الوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے ملاحظہ ہو (سیرت چاریار مطبوعہ عزیزی پریس آگرہ، ص۵) فقیر غفرلہ القدیر نے آج سے ۲۶ سال قبل ۶/رجب ۱۳۶۰ھ میں فتویٰ دیا تھا حضرت امام کی سینکڑوں کرامتیں آفتاب نیمروز سے زیادہ ظاہر و باہر ہیں اور خاص یہ واقعہ بھی آپ سے بعید نہیں اگر آپ چاہتے تو ایسے ایسے اٹھائیس ہزار واقعات دکھا سکتے تھے لیکن یہاں کلام صرف اس میں ہے کہ یہ واقعہ ہوا یا نہیں؟ تو ہم اس واقعہ کی کوئی سند نہیں پاتے والعلم عند اللہ (ریاض الفتاوی قلمی) (الحمد للہ جو آپ کے زیر مطالعہ ہے) مزید بر آں اس کتاب داستانِ عجیب کا نام بھی عجیب ہے یعنی اس کا اصل نام ہے معجزہ مصحف ناطق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام' مذہب اہل سنت و جماعت میں معجزہ نبی کیلئے خاص ہوتا ہے اور اولیاء اللہ سے جو محیر العقول واقعات رونما ہوتے ہیں انہیں کرامات کہا جاتا ہے۔

شرح عقائد نسفی میں ہے:

و کرامته ظهور امر خارق للعادة من قبله غير مفارق لدعوى النبوة فما لا يكون مقرونا بالايمان والعمل الصالح يكون استدراجا وما يكون مقرونا لدعوى النبوة يكون معجزة

کہ ولی کی کرامت اس کی جانب سے وہ امر خلافِ عادت ہے جو دعویٔ نبوت کا حامل نہ ہو اور جو ایمان و عمل صالح کے بغیر (کافر و فاسق سے) ہو وہ استدراج ہے اور جو دعویٔ نبوت کے ساتھ ہو وہ معجزہ ہے۔ (شرح عقائد نسفی مطبوعہ نولکشور لکھنؤ، ص ۱۰۴)

شرح فقہ اکبر میں ہے:

تلك الخوارق العادات ايات اى معجزات لانها مختصه بالانبياء (شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتبائی دہلی، ص ۹۷)

کہ یہ خوارق عادات آیات و معجزات کہلاتے ہیں اس لئے کہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کیلئے خاص ہیں۔

چونکہ معجزہ کا اطلاق حضرت امام کی کرامت پر یونہی ناجائز تھا لہٰذا اسرے سے یہ نام درست ہی نہ ہوا۔ یونہی علیہ السلام کا اطلاق بھی جائز نہیں۔ اسی شرح فقہ اکبر میں ہے:

ان قول على عليه السلام من شعار اهل البدعة (شرح فقہ اکبر، ص ۲۰۴)

کہ علی علیہ السلام کہنا اہلِ بدعت کا شعار ہے۔

البتہ اولیائے کرام و ائمہ عظام کیلئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے الفاظ استعمال کرنا مناسب و موزوں و احسن و مستحسن ہیں۔

فتاویٰ حدیثیہ مصنفہ علامہ ابن حجر شافعی مکی علیہ الرحمۃ و درِ مختار و رد المحتار مشہور کتب احناف میں ہے:

و يترضى عن الاكابر كالمجتهدين و يترحم عمن دونهم ------

کہ اکابرین مثلاً مجتہدین کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہے ان کے علاوہ اور نیکوں کو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، اور عوام کو مرحوم و مغفور کہے۔

(فتاویٰ حدیثیہ، ص ۱۹۶۔ در مختار و رد المحتار مطبوعہ مصر، ج ۵ ص ۶۵۹)

اسی کتاب داستانِ عجیب میں فاتحہ کورے کونڈوں میں دلانا لکھا ہے یہ بھی بلا وجہ ہے گھر کے برتنوں میں بھی ہو سکتی ہے اگر یہ خیال ہے کہ گھر کے برتن قابلِ اطمینان نہیں تو یہ خود غلط بات ہے ہر مسلمان اپنے برتن پاک و صاف رکھتا ہے بالفرض ناپاک ہی ہیں تو دھو ڈالیں دھونے سے پاک ہو جائیں گے البتہ کورے کونڈے منگانے سے اگر یہ مقصود ہو کہ اس پر فاتحہ ہو جائے گی اور بعد فاتحہ یہ گھر میں کام آجائیں گے مثلاً آٹا وغیرہ گوندھنے میں تو نیت مستحسن ہے حدیث میں ارشاد ہوا جس نے اپنے گھر کے برتن مٹی کے بنوائے، فرشتے اس گھر کی زیارت کو آئیں گے۔ (درِ مختار ورد المحتار مطبوعہ جلد پنجم صفحہ ۳۰۰)

اور اگر یہ نیت ہو کہ بعد فاتحہ مسجد میں رکھ دیں گے تاکہ رمضان میں روزہ داروں کی اِفطاری یا مسافروں کا کھانا رکھنے کے کام آئیں تو یہ نیت بھی محمود ہے اور اگر یہ خیال ہے کہ اب یہ متبرک ہو گئے اور انہیں کسی کام میں لانا خلافِ احترام ہے ان کو دریا میں ٹھنڈا کرنا ضروری ہے تو یہ جہالت وحماقت واضاعت مال اور ناجائز وحرام ہے اگر اس خیال والے اپنے قول میں سچے ہیں تو وہ تمام کڑھائی اور کفگیر وغیرہ جن سے نیاز پکائی گئی کیوں نہیں دریا برد کرتے بلکہ حضرت امام کے پر دادا حضرت امام حسین بلکہ ان کے بھی والد گرامی حضرت علی اور جدِ اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیازیں جن برتنوں میں ہوئی وہ تو ان سے بھی زیادہ متبرک ہو گئے انہیں کیوں دریا برد نہیں کیا جاتا؟ معلوم ہوا کہ یہ خیال خام وبے اصل ہے۔ ایک قباحت یہ بھی ہے کہ جہاں فاتحہ ہوتی ہے وہیں کھلاتے ہیں باہر نہیں نکالتے یہ بھی عجیب بات ہے حضرت امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو جہاں چاہیں تشریف لے جائیں لیکن نیاز گھر کی چار دِیواری سے باہر نہ نکلے۔ حضرت صدر الشریعۃ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، ماہِ رجب میں حضرت جلال بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کونڈے ہوتے ہیں کہ چاول یا کھیر پکوا کر کونڈوں میں بھرتے ہیں اور فاتحہ دلا کر لوگوں کو کھلاتے ہیں یہ بھی جائز ہے ہاں ایک بات مذموم ہے وہ یہ کہ جہاں کونڈے بھرے جاتے ہیں وہیں کھلاتے ہیں وہاں سے ہٹتے نہیں یہ ایک لغو حرکت ہے مگر یہ جاہلوں کا طریق عمل ہے پڑھے لکھے لوگوں میں یہ پابندی نہیں۔ اسی طرح ماہِ رجب میں حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایصال ثواب کیلئے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ بھی جائز مگر اس میں بھی اسی جگہ کھانے کی بعض لوگوں نے پابندی کر رکھی ہے یہ پابندی بے جا ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، صفحہ ۲۴۴)

بعض لوگوں میں یہ رواج ہے کہ جس جگہ کونڈے کھلائے جاتے ہیں وہاں سالن روٹی نہیں کھائی جاتی بلکہ الگ دوسری جگہ کھائی جاتی ہے اس کے بے ہودہ ہونے میں کیا کلام جیسے کہ حضرت امام کو سالن روٹی سے نفرت ہو اور صرف پوریوں ہی پر گزارہ فرمایا ہو۔ سب سے زیادہ شنیع رسم یہ ہے کہ اگر پوریاں بچ جائیں تو بعض لوگ اسے دوسرے دن کیلئے نہیں رکھتے بلکہ زمین میں دفن کر دیتے ہیں یہ اسراف وحرام ہے۔

مولا عزوجل فرماتا ہے:

کلوا واشربوا ولا تسرفوا انه لا یحب المسرفین (پ۸۔ سورۂ اعراف)

کھاؤ، پیو اور بے جا خرچ نہ کرو بے شک ربّ تعالیٰ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

اور فرماتا ہے:

ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین و کان الشیطان لربه کفورا

فضول نہ اُڑا بے شک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے ربّ کا بڑا ناشکرا ہے۔ (پ۱۵۔ سورۂ بنی اسرائیل)

مسئلہ:۔ جو عورت حیض و نفاس کی حالت میں ہو وہ اپنے ہاتھ خوب پاک و صاف کر کے اور تازہ وضو کر کے نیاز پکا سکتی ہے۔ حدیث میں ارشاد فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں لگا ہوا ہے۔

نیز حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حالتِ حیض میں پانی پی کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دیتی تھیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برتن میں اسی مقام پر دہن اقدس لگا کر پانی نوش فرماتے تھے جہاں صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہ لگایا تھا۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲)

شامی میں ہے:

ولا یکره طبخها ولا استعمال ما مسته من عجین او ماء او نحو هما الا اذا توضات بقصد القربه کما هو المستحب فانه یصیر مستعملا ولا ینبغی ان یعزل عن فراشها لان ذالك یشبه فعل الیهود ویکون ان یعزلها فی موضع لا یخالطها فیه (شامی، ج ۱ ص ۲۶۹)

ایسی عورت کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا مکروہ نہیں ہوتا نہ اس کے ہاتھ کا گوندھا ہوا آٹا اور پانی وغیرہ کا استعمال مکروہ البتہ اسے بہ نیت عبادت وضو کر لینا مستحب ہے کہ پانی وغیرہ مستعمل نہ ہو جائے اور اسے الگ سلانا بھی نہ چاہئے کہ یہ فعل یہودیوں کا ہے اور اسے ایسی جگہ علیحدہ کر دینا کہ کوئی اس سے چھو نہ جائے یہ بھی مکروہ ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیوض وبرکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائے
اور ہم سے وہ کام لے جو حضرت امام کی خوشنودی کا سبب ہوں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ
سیّدنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ وعترتہٖ واھل بیتہٖ وذریتہٖ اجمعین

کتبہ

فقیر سیّد محمد ریاض الحسن جیلانی رضوی حامدی جودھپوری غفرلہ القوی
امریکن کوارٹر ڈی ۷۵، حیدرآباد سندھ پاکستان